ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ

قصہ مکر و حیلہ

مطبع مصطفائی
در ۱۲۶۲ مصطفائی محمد خان طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واقفانِ تواریخ قدیم اس قصۂ عجیب و غریب کو کتاب کلیلہ دمنہ سی انتخاب
کر کی واسطی سمجہانی ناواقفون زمانۂ حال کے بزبانِ اُردو تختۂ قرطاس پر
اسطرح لکہہ گئی ہین **قصہ گرو اور چیلی کا** کلیلہ نی کہا یون سنتی ہین
کہ ایک گرو کو کسی بادشاہ نی بہت بہاری خلعت دیا جب اسکا چرچہ شہر مین
ہوا ایک اوٹہائی گیری نی بہی خبر پائی اوسکا دل للچایا اور اوس خلعت پر
ایمان ڈگمگایا رات برات چوری کی لئی کُٹیا کی پاس آتا جاگنی کی آہٹ
پاکی دبی پاؤن ہٹ جاتا گروجی تو جاپ تاپ مین ساری رات کاٹتی تہی
پر چور بہی جانتا تہا **بیت** نہ ریاضت کو جاگتا ہی شیخ * ہی ڈری چور آنمار
میخ * دیکہو چوری اور سرزوری دہرا دہرا جاتا تہا **بیت** ہو گئی کب
بچا خبرداری * چور جاتی رہی کہ اندہیاری * گروجی یہہ رات کی باتین دِن کو

دُہراتی تہی اور اوسکی ڈہٹائی اپنی چیلوں سی فرماتی تہی بیت پڑہتا ہوں مَین
تو سبحہ لئی ہاتہہ مین درود * صلواتین مجکو اگی وہ ناحق سُنا گیا *
چورنی دانو گہات بہت لگایا پر خلعت ہاتہہ نہ آیا آخر ہار کراسی تاک مین
گرو پاس آگر بالکا بنا اور رات دن اونکی سیوا کرکی منتر لینی لگا اپنی دوکان
گرم کرنی کی مرضی مین اوسکا مگر گروجی کی من تر نہ آیا یہہ نہ سمجہی کون کیسا ہے
کیسا نہین بیت کسی کا گہٹہ کٹی وتیرہ ہی * کوئی بہڑوا اوٹہاسی گیرا
ہی * وہ گروجی کی پاس دن رات رہنی سہنی لگا بیت نہین تہا یہہ
بہی خالی از کرامات * لیا ایسی کو ہمرہ کرکی وہ بات چورنی گہات لگائی لگا
ایک رات وقت پایا خلعت پر کچہہ موقوف نہ تہا پوری ہتہہ پہیر کی اور سب
کٹہری بقچہ لیکر چنپت ہوا فجر کو جو گروجی اوٹہہ کر دیکہین تو گہر مین دانت
کریدنی کو تنکا نہین بچا سب چیز چوری گئی تب تو چلا چلا کی رونی لگی
اور لوگون سی کہنی لگی قطعہ دس جامہ پانچ نیمہ جبہ پائجامہ چار شال *
بقچہ بنا کی رکہا تہا چور لیگیا * کپڑونسی کسطرح کی کچا کچ بہری ہوئی *
گٹہری بندہی ہائی میری چور لیگیا * جتنا بہہ پیٹ پیٹ کی سر مار رہے *
اتنا نہ کوئی بولا کہ کس اور لیگیا * جو آشنا ملی ہی تو کہتی ہین کچہہ سنا *
بہر عمر کی کمائی میری چور لیگیا * وہی کہاوت ہی چیز نہ راکہین اپنی اور چورن
گاری دین * گانٹہہ کا دیجی عقل نہ دیجی * بہونی ٹہہین انجی نہ بہین *

جو چار پیسی کا ایک تالا آتا تو پانی کا مال پر آپت بچاتا * شعر * ڈوس کیا دیجی
چور کو صاحب * بند گہر کا جب آپ در بکیا * گروجی نی تاڑا یہہ کام اوسی چیلی کا
ہی اونکی تو تلوونسی لگی تہی وہین اوسی ڈہونڈنی نکلی اور اپنی گانوسی اوسکی کہوج
مین بستی کو چلی **قصہ لومڑی حرص والی کا** راہ مین دیکہین تو دو جانور
آپسمین لڑ رہی ہین گہتسم گہتا گتم کتا دونو زخمی زخم مین چور ہین اور بدن سی
لوہو بہ رہا ہی انکا تماشا دیکہنی کو وہ بابہتی کی بات تہر گئی اتنی مین ایک
لومڑی بہی وہان آن پہونچی نقل مشہور ہی کسیکا گہر جلی کوئی آگ تاپی شیطان
کی دکہی مین آگئی کہین ٹکر مارتی وقت بیچ مین آن پڑی جسونسی کو موت کا ریلا بہت سی
پس گئی * شعر * خاکساروں سی مخالف کب ہی دنیا کی ہوا * راہ مین تہری گئی
جیون نقش پا برباد ہم * لومڑی بچاری کے ہڈی پسلی چور ہو کی جان فنا ہو گئی
گروجی نی کہا کہڑی رہنی سی اتنا تو ہوا کہ ایک تجربہ پایا وہانسی آگی چلی
قصہ نائکہ اور رنڈی کا اتفاق کی بات ہی جب تلک شہر پہونچین
پہونچین اوپر ہو گئی اور وہان سویری شہر پناہ کا دروازہ بند ہو گیا یہہ بچاری
حیران ہتی کہ اب رات کی رات کہان رہین اور کیدہر جائین * شعر * باغبان
بی رحم اور در بند دیواریں بلند * بلبل بی بال و پر گلشن مین جاوی کسطرح *
سامنی ہی چکلہ تہا پر اوس گہبراہٹ مین انہین کب سوجہتا تہا * شعر *
نواح شہر مین خرابان کی یہہ تہا حال زاہد کا * کہ جیون خندہ شیان گم کر کی

مستی مین پهری بهٹکا * وهان شهر سی باهر ایک طوایف رهتی تهی دو گهڑی دن
رهی سی پهر رات گئی تک اونهون کی بیٹهک اپنی اپنی کوٹهون پر رها کرتی
اور نائکه نوچی سبهی آتی جاتی والی کی جهانک تاک مین لگی رهتی بیت
دل سی شوق رخ نکو گیا * جهانکتا تاکتا کبهو نه گیا * کهین نائکه کی نظر
گروجی پر جا پڑی اونهین گهبرایا دیکهه کر رحم کهایا اور اپنی گهر مین بلا لیا گرو
دلمین کها شعر رهنی کی قابل تو یهه هرگز نهین عزت سرا * اتفاقاً اسعطر
اپنا بهی آنا هو گیا * غرض رات کی رات اونهین رهنی کو ایک جگهه بتا کر نائکه تو
کهین کام کو گئی اور گروجی بستر وهان جما کی اپنی دهیان گیان مین لگی
بیت دیکها ونکا تجهی زاهد اوس آفت جان کو * خلل دماغ مین تیری هی نارسائی
کا * دیکهین تو اوسکی یهان یون تو نوچیان بهت هین پر ایک نئی نوچی
اوسکی ساری طائفه کی نائکه تهی اونهین دنون اوس بی باک کا نیا نیا شور
نئی نئی مستی لگی تهی شعر شهره متاع خوبی اوس شوخ کا بلا تها *
بازاری سب دوکانین اپنی بڑها کی بیٹهی * اوسپر نظم جوانی کا موسم شروع بهار
وه سینه سی جوبن کا اوسکی اوبهار * خماری وه انکهیان وه انگڑائیان
وه جوبن کے عالم کی سرسائیان * اوٹهتی جوانی جو دو برس کا سن رنگ
طباق مین اور جهب گهڑی مین بیت بوٹا سا هی قد اوسکا اور چال مین
چل بل هی * هو کیون نه تهیک اوبهر اوٹهتی تهی کوبل هی * سچ کها هی

کہا یا بیا بدن اور یہی ہوتا ہی * اور ایک نور آدمے ہزار نور کپڑا اوسکے
پوشاک لباس کو مت پوچھو شعر زرق و برق ایسی تھی پوشاک مین
اوسکی کہ جیسی * کوند بجلی کی کہون یا کہون شعلہ کی جھمک * جیسی ہے
سج سی گلی بیچ حمایل گل کے * ویسی ہی عطر کی بو اوتنی ہی سوندہی سے
مہک * کیا کہون کیا بی مونہہ جنپئی رنگ موہنی صورت بھولی بھولی
باتین توتلی توتی گہاتین رسیلی لجیلی کنجن سی چنچل آنکھین دوہرہ امین ہلاہل
مدہ بھری سیت سیام رتنار * جیت مرت جھک جھک پرت جا چتوت
ایکبار * غزل چتون مین لگاوٹ سین غضب مژگان کی جھمک
پہر ویسی ہے * دل چھین لی اوسکی چین جبین ابرو کی لچک پہر ویسی ہے
کچھ ماہتی یہ بکھری بال بلا وہ کا فربندش جوڑی کے * نکھری نین شرارت
بھری ہوئی نتھنون مین پھڑک پہر ویسی ہے * وہ جنپئی جنپئی نازک رنگ اور
بھری بھرے رخساری * صورت پر اومنگ جوانی کے چہری کی دمک
پہر ویسی ہے * اوس بندی کی ہم بندہ ہین وہ بالا سبکو دی بالا *
موتی سی ساری مانگ بھری بینی کے جھمک پہر ویسی ہے * وہ
سرخ ملایم مونہہ غضب اور اودی دھڑی وہ مسی کے * دانت
اونمین یہہ موتی کے سی لڑی ہنسی مین چمک پہر ویسی ہے * وہ گردن
اوسکی صراحی سی اور تسپہ صفائی سے ہے ظالم * سج دہج مین تمام خو

اسلوبی زیور کی بھڑک پھروسی ہے * وہ اوبھری اوبھری سخت کچین
اور پیٹ ملایم مخمل سا * پتلی سی کمر اوسکا فرکے جنبش مین لچک
پھروسی ہے * وہ اونچی اونچی گول سرین وہ کافرانین بھری بھری
وہ ساق بلورین ہوش ربا پاؤن کے کفک پھروسی ہے * ہر عضو
نزاکت بھرا ہوا اور تسپہ بدن سب گدرایا * قامت ہی قیامت سرتاپا
چلنی مین لٹک پھروسی ہے * ہر آن ہی اوسکی آن نئی اور ساتھ ادا کی سب
باتین * ہی ناز و کرشمہ اور عشوہ غمزہ کی کمک پھروسی ہے * گہن
ٹھی سب پراگ پہن کوئی جگت سی خالی بات نہین * پوشاک مین بالکل
بانکپنا سوندی کے مہک پھروسی ہے * اس وضع پر جرات گر اوسکا کانا سنی تو
ای ظالم * ایک نئی سرکی اوڑنی مین تانون کی گہک پھروسی ہے *
پتلی پتلی ہوٹہون پہ دہڑی کا جمنا اور مسکرانی مین دانتون کا بجلی سا دمکنا
بلیت وہ ین پوچھی ہوٹہونکی مستی غضب * کہ مونہہ پہ تہی گویا قیامت کے
شب * **قطعہ** مسی آلودہ لب اخگر تہی تہ خاکستر * کہ ہوا سی وہ
سخن کرنی کے جابی تہی وتنگ * گمر اوسکی مین نہ دیکھی کہ کرون اوسکا
وصف * تہی وہ ایک آہوی دلکی لئی چیتی کے لپک * تیر بارہ
آبہرن سولہ سنگار بال بال گج موتی کرٹی جھڑی زیادہ کنگھی چوٹی
بنی ٹھنی گروجی کے نظر پڑی شعر دل بہول گیا دیکھہ کی چہرہ وہ کتابی

ہم بہر کی علامہ تہی یہ کچہہ نہ رہا یاد * پاس سی تو کہان پر دور سی چوری چوری
گرہبی اپنی آنکہین سینکتی ہتی اور اور لگائیون کو سنا سنا کہتی تہی بیت
قدرت کو اپنی حق کی خوش ہو کی گہورتی ہین * ماٹی کی مورتون مین کیا خوب
صورتین ہین * لیکن **رباعی** پر غلط سمجہی کہ معشوق صلہ دیتی ہین *
گالیان دیتی ہین اور دینی کو کیا دیتی ہین * پر پورا ونکی مین اعجاز مسیحائی ہی
ہنگیان لیکی یہہ مردون کو جلا دیتی ہین * سو جہو جہا کسی پوچہا دلی کلاونت
کی کون سنتا ہی شعر صحبت پیر و جوان کیون نہین بنتی یا رب * پر سیہ خیال
تو آئی دی بہ پہلوی سفید * وہ ایک اور ہی جوان سی اٹکی تہی پر حق بطرف
تہا شعر دل بہلا ایسی کو ای دردمند یجی کیونکر * ایک تو یار ہی اور سیہ طرحدار
بہی ہی * اوسکا بہی پیام ایک جوان سی لگا ہوا تہا گول سڈول خوش
گات بندہا بدن جیسی کہ سی کمر شیر کا سا چوڑا چہاتا نکسک سی اچہا
سجیلا لچیلا چہبیلا بانکا ترچہا نوکیلا نازنین جوان تہا یہہ دونو اپنی
ایسی پرچی تہی کہ اسی اوس بن قرار نہ تہا نہ اوسی اس بن چین دل لگا
برا ہوتا ہی شعر ناصح تو قسم لی ہمسی دل پر * اپنا کبہو اختیار ہووے *
ایسی دوستی مین چوکی کا جانا معلوم اور جو کدہی کدہار ماری باندہی اوسی
نائکہ کی ڈرسی مانا تو اوسکا یار کب مانتا تہا اور اوسی کہتا تہا بیت
ای تیری قربان ہم کیا کم ہین جلجانی کی تئین * شمع رو خلوت مین مت دے

راہ پروائی کرتی ہین ٭ نایکہ کو تو زرسی کام ہی بہلا مین ہی جو خدمت کو حاضر
ہون پر ایسی بات وہ قحبہ کب سنتی تہی یہہ لوگ جہان ایسا دیکہتی ہین پہر رو
ہو ہنہ نہین دیکہتی دوستی توڑتی ہین نایکہ کو یہہ راز چاو کب بہاتا تہا وہ
اون دونون کا سبہاو دیکہہ دیکہہ کر اور جو کتا ہوتی تہی **دوہرہ**
نہین پراک نہین مدہر مدہ نہین بکاس یہہ کال ٭ آلی کلی ہی مین بندہو
واکو کون حوال ٭ آری تئی رنی لگن مین تو انکا یہہ حال ہی ابہی کچہہ نہین گیا
پر جب یہہ جنجال اپنی مدہ پر آئی اور وہ اوسکا لاگو رہا اور اوسکی کہڑ بڑی
پہر بیٹہی اوسی دن کو جہینکتی ہون ٭ کہ جب دو دل ٹوہی راضی تب کیا
کریگا قاضی جوان نایکہ کی ان بولیون ٹہولیون سی کہسیانا ہو کر کہتا تہا ع
مین سخت جل رہا ہون بڑی بیجی کی ہاتہہ سی **رباعی** دیکہین نہ تو روتی ہین یہہ
دن رین ٭ اور جلتی ہین ساتہہ اور کی دیکہہ اوسکو نین ٭ ناحق کو اونہون نی
یہہ بہا ہا کیا پاپ ٭ دیکہی نہ اونہین چین نہ بن دیکہی چین ٭ اور اپنی جی مین یہہ
سوچتا تہا کہ وہ کیا کری ایک تو گہر بہر مین یہی نرتکاری اور اسی تلک طایفہ
دوسری پر وہ ہی میٹی نہین یہہ بہی بڑا پیچ ہی **بیت** ملاپ کیونکہ ہو دونوکی دل
قفس مین ہین ٭ جنہون کی بسمین ہین ہم وہ پرائی بسمین مین ہین ٭ اور رنڈی
اپنی دل مین کہتی تہی **رباعی** کیا کرون اس سی ہی مین توڑ نہین سکتی ہون ٭
اور بڑی بی بی سی موہنہ موڑ نہین سکتی ہون ٭ اسطرف ملنی کا حق ہی اور ادہر

اُلفت کا * سخت مشکل ہی کہ اب چہوڑ نہین سکتی ہون **بیت** نہ ملی یار سی تو
دل کو کب آرام ہوتا ہی * و گر ملی تو یہہ مشکل کہ وہ بدنام ہوتا ہی * رنڈی کا دل
پہنسا دیکہہ کر آخر نائکہ نی ٹہرایا کہ اب جو بنی سو بنی اس جوان مونڈی کاٹی کو پہر
دون نہ گنتا دیکہی کا نہ بہونکی کا نہین رنڈی ہاتہہ سی جا چکی بہت دنون سے
گہات لگائی ہوئی اسی تاک مین تہی پر کون نہین پاتی تہی اوس رات کو جب وہ
جوان آیا نائکہ نی وقت پایا وہ دونو نجنت اپنی جگہہ مین بیٹہی ہوئی آپسمین ہنس بول
رہی تہی **دوہرہ** کٹت مال گنگا سلل رو ما ول منج دہار * گج دو جگوا اگر باج
مین نیتم مہر سکار * جسکی پیاری پیاری کہولی باتون سی کنر رس کا لطف
اوٹہاتی تہی اوردہتر رس کا مزا لیتی تہی پر نائکہ اونہین اوپر سی اوپر بہانپتی تہی اور
اونکی کن انکہیون کی دیکہنی سی اپنی آنکہین چراتی * **بیت** دیکہو تو یون وہ
جہکی لکی ہونہہ کو ڈہانپنی * کم بخت پہر لگا مجہی نظرون مین بہانپنی * آگی اور دو
پہر دوسرا دوسرا بڑہیا تو آوازی توازی بہت کسا کرتی اوس رات کو سب
کہا بدی دیکہہ بہال کر بہی آنا کانی دی گئی اوپر سی اور شراب دو آتشہ کی کہی
گلابیان بہیج دین کہ ذرا چکہین پہر خوب چکہاؤن ایسی ان مکرون سے اون دونون کے
پرکہون کو بہی خبر نہ تہی اور گرو جی جدا دو کہہ رہی تہی بڑہیا آپہی کو گہات لگا
رہی تہی پر دو نو نٹ دہرم تہی گرو جی ان ملی کسل ہی کیا کرون نکہہ نہین
جو بیٹہ کہجاؤن **شعر** گرہو شراب و خلوت و معشوق خوبرو * زاہد تجہی

قسم ہی جو تو ہو تو کیا کری + فقیر کی موہنہ کون لگی بہلا نائکہ اپنی دن کیون بہول
گئین کچہہ سدا کی نائکہ نہ ہتین نوچی تہین ہمیشہ مجری کے روپئی جراجرا اپنی یار کو
بہرنا پہرتی رہین اب تو سوجہی کہا کی بالکل حج کو چلی خدا کو مانو اپنا سا دل سب کا
جانو ستانا دل کسی کا اور کلپانا اچہا نہین **شعر** دلون کی تئین ایک عالم
کہتا ہی خدا کا گہر + ای عشق اوسی آتش جو دی تو سمجہہ کر دی + خدا سی
بس چلتا ہی اور لوگون کا موہنہ کون پکڑتا ہی بہلا اوسکی ہاتہہ سی جو بہنہ بیچارہ
مارا جای تو ناحق جو تیا شہید کہای **شعر** عشق ہی شرط ہی کیا مرض الموت
اوسی + یارب انسان کی مرنی کو بہی آزار کئی + پر یہہ سب اودہم دلکی او بہای
ہین + **بیت** کیون رہی دل تو نی ہمسی کیسی کی + ہت تیری دل کی ایسی
تیسی کی + غرض شراب دیکہہ کر وہ دو نو خوش ہوئی کہ ہماری نصیب کہلی
کیا ہی کہ آج بڑی بے مہربان ہین پہر رنڈی نے شراب ڈہالنی شروع کی
اور ایک پیالہ اپنی یار کو دیا جوان نی کہا **شعر** گر یار می پلاوی تو پہر کیون نہ
پیجئی زاہد نہین مین شیخ نہین کچہہ ولی نہین + اور آپسمین پیالی چلنی لگی
نظم ہوا پہر تو صہبای گلگون کا دور + ہوئی اور ہی اور کچہہ وہانکی طور +
غرض رفتہ رفتہ وہ مدہوش ہو + چپرکہٹ مین لیٹی ہم آغوش ہو + جب وہ
دو نو خوب جہکی اور متوالی ہو کر پلنگ پر گری تب نائکہ کی بن آئی جہٹ ٹنک جاگ

لی تو چھوڑ کے غافل پلنگ و خواب + آخر تو پھر یہی ہے کہ چھاتی پر سنگ و خواب +
اوسنے جو سرمہ سا زہر ہلاہل پیس کر بہت دنون سے اپنی پاس باندھ رکھا تھا وہ
آفت کی پوڑیا کھول کر سب زہر ایک چھوچھی مین بھر وہ قطامہ تیار ہوئی **شعر**
کس ہستی موہوم پہ نازان ہی تو ای یار + کچھ اپنی شب و روز کی بھی تجکو خبر ہی +
چاہتی تھی کہ چھوچھی کا موہنہ جوان کی نتھنی مین لگا کر ایسا پھونکی کہ دماغ کی پہونچتی
ہی جان فنا ہو اور دم نکل جای خدا کو جو اوسی بچانا تھا اور اوسکی زیست
تھی زہر کی وہانس سے جوان کو ایک ایسی چھینک آئی کہ سارا چھوچھی کا زہر اولٹا
اس ہی کے حلق مین جاتا رہا گھاتی سی اوترتی ہی پل ہارتی آپھی چٹ پٹ
مرگئی دونو کا سنجر او تر گیا **دوہرہ** جن پاپن نہی نہین اونہین دیت
گجراج + بکھہ دیتی بکھا ملی سو داتا گریب نواج + یہہ ڈول دیکھہ کی گروجی پر وہ رات
کاٹنا بہاری پڑا یہی تکتی تھی کب سویرا ہو کب شگون **بیت** ای ہجر کون شب ہے
کہ جسکو سحر نہین + پر صبح آج ہوتی تو آتی نظر نہین + دو گھڑی رات پچھلی سی گروجی
بوریا بدھنا بغل مین مارکی چلتی پھرتی نظر آئی **قصہ موچی اور ناین کا +**
اوسی شہر مین ایک موچی انکا چیلا تھا کہین راہ مین اوس سے بھینٹ ہوئی گروجی کو
دیکھتی ہی پاون پر آگرا اور ہاتھہ پانون پڑ کی بڑی آدر سے اونہین اپنی گھر لیگیا اوسے
کہین پنچایت جانا تھا کہ بھیوات مین نیوتا تھا نچاتا تو ذات سے باہر ہوتا لاچار
اونکو گھر بٹھا کر جورو لڑکون سے کہتا گیا کہ مین گروجی کو گھر مین بٹھائی جاتا ہون

جو کہین سو کیجیو اور جو مانگین سو دیجیو کسی بات کا دکہہ نہ پائین اتنا کہہ کر موجی کو جہان
جانا تہا وہان گیا اوسکی جورو ایک بال بیاسی چہنال تہی گرو بیچارے نے بہت
تریا چرتر کب دیکہے تہی اس بیسوا پن سے اونہین کیا خبر تہی اوسکی ملنساری دیکہہ کر
سادی خوزادی جانتی تہی اوسکا وہ روکہی موتہہ سے باہر جانا اور دلداری سے
ہنسی بکر گہر مین آنا کوئی حرّاف ہی جانے **شعر** جنونی خبطی دیوانہ بیٹرا کوئی
عشق کو سمجہے * فلاطون سے نہین ہے بحث وہ غافل ہی کیا جانے * وہ موہن
کہین اٹکی تہی اور کسی سے آنکہہ لگی تہی جوانی کا سما تو او وہم اوٹہانے کی دن
ہوتی ہین اور ہوش حواس کہوتی ہین **رباعی** ہر جا حسنی بجلوہ موزون
گردید * شد عشق و بلای جان مفتون گردید * شور خلخال ہای لیلی
آخر * وجہ خلل دماغ مجنون گردید * خدا پناہ مین رکہی نیا جوبن نئی چہب نکہرا
رنگ بدن کا بہرنا چاہیتون کا اوبہرنا بدنامی کا گہر ہی جیسی دیکہہ آنکہہ چرائی
سو ترت دیکہی چوری لگای جیپر ایک بہول بہنک ماری دنیا اوسی بیسی
لگا ماری سو اوسکی تو بال بال مین شرارت بہری ہوئی تہی اور روئین روئین
مین شوخی بہری ہوئی سر پر لٹ بالون کا جوڑا اور باہنہ مین ہاتہی دانت کا
چوڑا سو سونا دہا تہا **شعر** نہ لٹ دہوئن کے ہی ایسی نہ زلف سنبل بی کے *
جو بال سر کی تیری پیچ و تاب رکہتی ہین * ہر کیسی جیسی کی تیسی وہ آپ چہیلی تہی
ویسا ہی اوسکا یار چہیلا تہا **نظم** برس بیس اکیس کا سن و سال * نہایت

حسین اور صاحب جمال سب اعضا بدن کے موافق درست + ہر ایک اپنی
موقع سی چالاک و چست + اون دونون مین ایک ناین کٹنی تہی کہ اسکی
موہنہ بولی بہن کہلاتی ہتی اگ اور پانی کو اکٹہا کرد کہلائی پتہر کو پانی کر
کہلائی آسمان مین تہگلی لگای زمین مین سرنگ دوڑای اونہون کا
پیغام وہی پہنچاتی ہتی اوس رات موجن نی دیکہا سانس ہنین گہربا کہر سونی
سنانی سیدان ہی اور جسکا وڑ ہتا سو کہین مہمان شعر چہوڑ مت نقد و قت
نسیہ پر + آج جو کچہہ ہی سو کہان کل ہی + ناین تو وہان آٹہون وقت
ہی رہتی ہتی ٹہنڈی سانس بہر کر اوسی کہنی لگے شعر یہہ بیکلی ہی کہ
دل کو قرار مشکل ہی + مجہی تو سانس کا لینا بہی یار مشکل ہی + قسم
خدا کی اگر شعر آج بہی اوسکی جو ملنی سکے نہ ٹہر گئی تو بس + ہم وہ کر مہیں گے
جو ولمین مین ٹہرائی ہوئی + مین تجہی جتائی دیتی ہون ایسا ہنو کہ میری
صبر مین تو بگڑ جای ہنین جا کر چپکی سی کہہ آ کہ آج کی رات ہمارے مہمان
ہنی کا بڑا داون ہی ایسا وقت کہین نصیبون سی ہاتہہ آتا ہی بیت
ملنا ہی حل پہر کہان زندگانی + کہان تو کہان مین کہان نوجوانی +
اوسکی جانی ہی کی دیر ہتی اندہا کیا چاہی دو آنکہین وہ ایسا تتا تہا کہ دیا
لئی ہی جیسی دیپک پر پتنگا دوڑی سیہی سانجہ دروازی پر آن کہڑا ہوا
شعر گلی مین اوسکی مت جا بلہوس آمان کہتا ہون + قدم پڑتا ہنین

اوس کو مین وہان سے رستی گذرتی ہین + کانی جوت گونڈھی بہیت ایکا ایک
وہ موجی بجانب سی سر سی پر آن پہونچا اور اون دونون کو دیکہہ لیا رباعی
جنگی جی ہی مین رہی بات پہونی پائی + ایک بہی اوس سے ملاقات ہونی پائی
دیدوا دید ہوئی دور سی میری اوسکی + پر جو مین چاہتا تہا سو بات ہونی
پائی + موجی کا دل کچہہ تو آگی ہی سی تہر مار رہا تہا گو وقت دروازی پر دیکہی
دونون کی لاگ کا یقین ہوگیا وہ تو صاف آنکہون مین گہر کرتی تہی پر
اوسکی شرمائی آنکہین کہے دیتی تہین بیت چاہ کی چتون سی تہی آنکہہ
اوسکی شرمائی ہوئی + تاڑ لی محفل نے یارو سخت رسوائی ہوئی + بیت
ہوئی قیمت دو چند اوس چشم کی آنکہین چورانی سی + غلط کہتی ہین یہہ
ارزان بکی ہی مال دزدیدہ + پہر مرد کو بہی آنکہین چوراتی دیکہا موجی کے
جیمین اور چور بیٹہا کہ یہان کچہہ تو دال مین کالا ہی شعر کہین ہوئی ہین
سوال و جواب آنکہون مین + یہہ بی سبب نہین ہمسی حجاب آنکہون مین +
موجی کے بگڑی ہوی تیوری دیکہتی ہی مرد تو رفو چکر ہوا پر موجی نی رنڈی کو
ایک ایک مُنہہ سو سو گالیان دین رباعی شکل اپنی دکہا کی تو نی گوری گوری
دزدیدہ نگہہ سی کرنی دلکی چوری + سو عشق پر زور سر چڑہا ہی اوسکی + یہہ وہ
ہی مثل کہ چوری اور سر زوری + اور اوسنی پہر رنڈی کے جوتی پکڑ کی
خوب سا لتیا یا اور شکین جگر کی کہنب سی باندہ رکہا رباعی چاہت

میری تیری مسکرانی سی کھلے + اور دیکھہ کی مجھکو موہنہ چھپانی سی کھلی +
دل لیکی تو مت مکر کہ میری دل لیے + چوری تیری آنکھہ کی چورانی سی
کھلی + اور پھر آپ جیسا ہی ہارا ماندا نشی مین چور آیا تھا چارپائی پر لیٹتی
ہی سو رہا **شعر** ہو گیا وہ کام جو ہونا تھا + آنکھہ لاکی سو گیا سونا نہ تھا +
گروہ نی اس مار کٹائی کا مارگ نہ پہچانا موچی ہی کا دل کٹ جانا چاہتی تھی کہہ
سنکر اوسی چھوڑ دوا دین کہ اتنی مین وہ آفت کی پرکالا نائین آن پہونچی **شعر**
تو ٹک جگر تو میری مرغ نامہ بر کا دیکھہ + وہان اوڑتی ہی جہان پر جلتین
فرشتون کی + اور کہنی لگی وہ بڑی دیر سی تمہاری راہ دیکھہ رہا ہی **بیت**
نی وہ یہان قول سے نہ قرار رہا + وہان وہی ابتک انتظار رہا + اور
اوسنی کہا ہی **نظم** نہ آنا یہان تیرا میری قضا ہی + میرا جینا اگر
تیری رضا ہی + تو آ جلدی کہ اب مجکو نہین تاب + نہ رکھہ اس تشنگی مین
مجھکو بی آب + خدا کی واسطی چلنا ہو تو چلو اور کہنا ہو سو کہو نہین رات
جاتی ہی **بیت** کچھہ تو کہہ وصل کی پھر رات چلی جاتی ہی + دن گذر جاتی
ہین پر بات چلی جاتی ہی + موچن نی اوسی اپنی پاس بلا لیا اور آہستہ سی
کہا **بیت** دیکھتی غیر کی میری اوس سی نگاہ لڑ گئی + کام ہی چل بچل ہوا بات
بہی سب بگڑ گئی + سو اس بات پر دیکھہ بہن اوسکی ہاتھہ تو ٹوٹ مارا سو مارا اوپر
مشکین باندہ بی لبس کرکہا ہی مین تو شام ہی سی رسیان توڑاتی تھی **شعر**

جدائی بہلا کسکو منظور ہی * زمین سخت ہی آسمان دور ہی * کہہ تو نہین سکتی تجہسی
ہو سکی تو ذرا میری جگہہ ہاتہہ پاون بندہا تو گہڑی رہ تو مین اوسکا دل کہہ کر
انہین پاؤن پہری آتی ہون مصرع بات رہ جاویگی قاصد وقت رہنی کا نہین *
نائین کو اسکی خاطر عزیز تہی اوسی کہول کر اپنی ہاتہہ بندہا کہنب سی لگ رہی اور پیشتر
موچن کو اوسکی طالب دیدار پاس بہیجا قطعہ نخشبی زن فریبہا دارد * خو
ز قید او برآی * مار زہر ہست از لب و تا دُم * زن فریب ہست از سر و تا پای *
یہہ تماشا دیکہہ کر گروجی بہت ریجہی اور کہا آدمی جانئی یسی اور سونا جانئی کسیی
مین نہین جانتا تہا اسکی پیٹ مین یہہ یہہ کن بہری ہین کون جانتا تہا کہ یہہ
شہکارا اتنی اور وہ مادی ہی اور اوسکی ایسی پر کہین نظم پہنچی ہی وہ
کہلاڑ تا شباب * موچیون کا کیا ہی نام خراب * نہ جوان چہوڑی ہی نہ یہہ بالا *
کام کی دو تین اوسی پالا * مارتا کیا تہا اسی گردن مارتا تو اور خوب ہوتا اور
نائین کو کون لالچ جی کے بدلی جی دیتی ہی اسکا دل گردہ دیکہا چاہئی کیا ہوتا دیدہ ہی
بہلا ابہی موچی جاگ پڑی اور بات کہلجاوی تو مفت ناک چوٹی جای شعر خدا
خیر کری بات بطرح ہی آج * کہ وہ بگاڑتہ ہی اور پیامبر گستاخ * قاضی جی
دبلی کیون شہر کی اندیشہ سی بہلا تم کون آگ جانی لو ہا جانی * دہوکنی والی کی
بلا جانی اپنی بہی دن یاد کرو شعر تیری بہی جوانی تہی وہ ناصح کہ تہا روز *
قاضی کا تیری واسطی اعلام نہ آیا * اسمین موچی کی منید ٹوٹی اور چونکتی ہی ہنڈی کو

پکارا سنتی ہی ناین کی ہاتہہ پاؤن کے پاس چہٹ گئی اور سٹپٹائی اب نہ بولے
تو مشکل بولی تو اور مشکل سب سی بہلی چپ پرتس سی مُشت ہی مار رہی وہ کتنا ہی پکار رہا
نہ بولنا تہا نہ بولی اسکی چپ سادہنی پر موچی آگ بگولا ہوگیا اوٹہکی جو آیا رانپی
نکال ناک اوتار اوسکی ہاتہہ مین رکہدی کہ اپنی یار کو یہہ سوغات بہیجیو لاچار ناین
یہہ سب کہا بدی پر دم نہ مارا اور دل مین کہنی لگی کر گیا داڑہی والا پکڑا گیا موچہون
والا جنکی یہہ کانٹی بوئی ہین سو یار پاس سوئی ہین مزہ وہ اوڑائی میری جان پر بن
بات آئی اتنی مین موچن آن پہونچی دیکہی تو طویلہ کی بلا بندر کی سر جا پڑی کی ناک پر
آفت آئی بہت روئی کُڑہی اور اسکا عذر صبح ہی کے وقت پر موقوف رکہا
اور اوسکو کہول کر آپ کہنبہ سی بندہ رہی ناین اپنی گہر جاتی تہی اور جی ہی جی مین
پچتاتی تہی کہ اب کیا ناک لیکر گہر جاؤن کس ناک سی سسرال مین موہنہ دکہاؤ
اور لوگون مین کیا بات بناؤن کوئی پوچہی تو کیا بتاؤن گرو کی ہی عقل چکر مین
تہی کہ دیکہین اب ناین کیا رنگ لاتی ہی اور موچن کیا بات بناتی ہی دو کہڑی رہ کر
تو موچن ہاتہہ اوٹہا کر دعا مانگنی لگی کہ الٰہی بہلا دنیا کی لوگ اندہی ہین تو تو دانا بینا
ہی تجہسی تو کوئی بات چہپی نہین سب آشکار ہی شعر ہین کہان اور بہلا میری
ملاقات کہان یہہ لوگ کم بخت عبث کرتی ہین بدنام مجہی یہہ جو اسمین میرا دوش ہو
یا کچہہ مجہین پاپ مرتا ہو تو ناک چہوڑ کان بہی جائین اسنی کیا سمجہہ کر بی تقصیر میری
ناک جو میری موہنہ کی سوبہا تہی طوفان شیطان لگا کی کاٹ لی اور جیسی پہہ مجہی

لگائی مارتا ہی کبہی مینی **شعر** بہر نظر اوسکو جو دیکہا ہو تو انکہین بہوٹین + کان
بہری ہون سُنا ہو کبہو پیغام وصال + جو کچہہ مین جتنی سستی ہون تو میری
ناک جیسی تہی ویسی ہی ہو جاتی + یہہ بات اوسکا خاوند پڑہی پڑہی سُنتا
تہا ایکا ایک اوسپر جہونک دوڑا کہ جہک نہ مار خدا جو جنجال کی نہیں
سنتا ایسی جہیتا جہتی گورا پارستی بی بی نیک پاک ہین کہ خدا نی سر سی انکی
کٹی ناک جما دیگا **شعر** اثر ہوتا تو کبکا ہو بہی چُکتا + دعا سی صبح سی اب
تا تہہ اوٹہا بیٹہہ + رنڈی نی کہا اپنا سا سبکو مت جان ایمان ٹہکانی رکہہ
اور ایسی بات پہر مت کہہ یہان سانچ کو آنچ نہین خدا مین سب قدرت ہی
آنکہون دیکہی کا تب تو پتیائی کا یہہ بات سنکر موچی اچنبہی مین رہا اوٹہکر
دیکہی تو جڑی جوڑائی اچہی خاصی جیسی تہی ویسی ہی ناک ہی **شعر** ہوا سنتی ہی
شوق اوسکو دوبالا + قدم پر اوسکی سر جاتی ہی ڈالا + ناک گہسنی کرنی
لگا کہ مینی تجہی ناحق ستایا پہر ایسا جہک نہ مارونگا **نظم** کہی گی تو
جو کچہہ وہی کرونگا + جیون تیری رضا مین با مرونگا + وہی ای دوست
میرا مدعا ہو + میری حق مین جو کچہہ تیری رضا ہو + بجا لاؤن تیرا ہر طور فرمان +
تیری جاؤن سدا قربان قربان + تجہی تن زیب اور خاصہ پہناؤن +
تجہی کر فرش آنکہون مین بٹہاؤن + بہلا ہوا سو ہوا **شعر** تو مجہسی نہ کہہ
غبار جی مین + آدمی ہی اگر ہزار جی ہین + دیکہو تب آئی کی بات ہی

اب رنڈی تو اپنا مان بڑہانی کو سیج پر جا بی پاؤن پہیلاتی ہی اوی یہہ بچارا
اوسکا غصہ کہٹانی کو ہاتہہ جوڑتا ہی **نظم** دعا یہہ مانگتی ہین اب کہ اسطرح سی رات ✢
خفا ہو اپنی ہم اوس یار مہربان سے لڑتی ✢ اوسی طرحسی آلپی ہم ملاپ مین ہے ✢
دہان دہان سی لڑی اور زبان زبان سی لڑی ✢ یہہ نائن جو اپنی گہر گئی تہی
اوسی یون سوجہی کہ کسی بہائی خصم سی بگڑون اور یہہ جہگڑا اوسی کی سر
دہرون کہین اوسکی جاتی ہی نائی چونکا اور کہا ذرا جوتا تو دی مجہی ایک
ججمان کی گہر جانا ہی رنڈی کو تو اوسی ٹہر کا ناتہا اور اپنی بہنہنی آواز
چہپانا اوسنی نہ جوتا اوٹہا دیا نہ بات کا جواب ہی دیا اوسکی بگڑائی پر
بات بڑہی اور نائی گالی گلوج کرنی لگا آخر نائن نی بہت کہسیانا
کر کی جوتی کی جگہہ ننگا استرہ لا ہاتہہ مین دینی لگی اور تنک کر کہنی لگی
شعر یہہ نت کی کون نکوڑی اوٹہاوی ✢ ترا غصہ تو ہر دم ناک پر ہے ✢
نائی نے جہنجلا کر وہ استرہ اوسطرف کو پہینک دیا اوسترہ پہسلا اور اوسکا
لوٹ جانا رنڈی نی وہ ہائی تہائی مچادی کہ ہای ناک گئی نائی سی بات بن نہ آئی
جیہہ واب کراتا تو کہا کہ اجی صاحب **شعر** کیون لئی مرتی ہو بندی کو خدا سے
تو ڈرو ✢ مین کدہر کو ہون کہڑا آپ کدہر بیٹہی ہین ✢ اوسوقت رنڈی کے
جیبہہ تو قینچی سی چلتی تہی اور مرد ششدر گم تہا **نظم** دیکہہ کر اوسکی ایسی حرامزدگی
شرم سی آئینہ بہی تہا پانی ✢ نہ کسوری کی ایک چشم ہتی تر ✢ سبب اوری

ہی تہی کہ یہہ اسمین شور غل سنکر محلہ کی رنڈی مرد اوسکی گہر سبہی آ ٹوٹی
دیکہین تو نائن کی کپڑی لوہولہان ہین اور صاف ناک سوت گئی ہی سبہی نی
نائی بچاری کو انکو کیا فجر ہوتی ہی رنڈی کی ذات بہائیون نی نلوا کر کی اوسی
قاضی پاس کہچوایا اور اولٹا قاضی نی بہی اوسکو آڑی ہاتہون لیا کہ عقل کی
ٹکہہ لیوا بہلا کوئی ایسا کام کرتا ہی تو نی تو بچاری کو کوری استری ہونڈا
اب عمر بہر کو یہہ کلنک کا ٹیکا ہا اوسکی نصیبون کہین پہرتی پہراتی گرو جی
اوس قاضی کی یہان جا نکلی دیکہین تو وہان نائی نائن کا نیاو چک رہا ہی
اور لوگون کا دہوم کچہ یہہ ہو رہا ہی قاضی مسند پر بیٹہا بات پوچہتا ہی کہ چور کو
پکڑیئی بات سی اور چہنال کو کہاٹ سی تو نی کیا سمجہ کر اسکی موہنہ کی
آبرو اوتاری اوسوقت نائی کا دم ناک مین تہا نہ ہان کرسکتا تہا نہ ناہ آخر نائی کی
تقصیر ثابت کی اور ناک کی بدلی ناک کاٹنی کا حکم دیا تب گرو قاضی کی طرف
دیکہہ کر مسکرائی اور کہا **شعر** قاضی ہزار طرح کی فصون مین آسکا *
لیکن نہ حسن وعشق کا جہگڑا چکا سکا * یہہ وہی بات ہی تریا چلتر جانی
نہین کوئی خصم مار کر ستی ہوئی سو یار کا نصہ بہتار پر ناک تو کہین اور کٹی
اس بچاری پر دہاندلی لائی کیا تماشی کی بات ہی **حاصل مطلب قصہ**
کا یہ ہی اتنی بات کہنی سی قاضی کا غصہ دہیما ہوا نائی کو چہوڑ دیا اور نائن کو
جہڑک دیا اور اونسی کہا حضرت اب آپ ہی جو جو دیکہا سنا ہو فرمائی گرو جی نی

کہا شعر جکی انصاف حسن و عشق کا تب جسگہڑی پیاری * اکیلی بیٹہہ کی ہم
تم کرین گفتار آپسمین * لیکن بات اتنی ہی نہ میری کہہ آپ ہسی چور آیا نہ جانور و
نی لومڑی کو بیر سی مارا کیا بسنی خونی تہا کہ نائکہ کو بس دیا یا نائی کا سر
پہرا تہا کہ جورو کی ناک کاٹی یہہ اپنا کیا آپ بہگتتی ہین اور ناحق اورونکو
لئی مرتی ہین اپنا عیب سب جانتی ہین پر اپنی ساتہہ دوسری کو بہی سانتی ہین
قاضی نی کہا مین تو بہت کاہی تہا پر سوقت تم حضر ملی اور تمہین نی نائی
کی ناک رکہلی پر اب بتاؤ تو سہی اس بگار کا سرا کیا ہی نائکہ کیسی مرنی اور
نائن کے ناک کیونکر کٹی گرونی جو جو ہوا تہا اور اپنی آنکہون دیکہا تہا نئی سر سے
ایک ایک بات دوہرائی اور کہا کہ نہ مجہی جیلہ کرنی کی سادہ ہوتی نہ چور کا
جہل کہانا کہ اوسنی بالکا بنکر کہر کا بہیدلیا اور پہر تتا بتا کر ساری عمر کی
کمائی لیکر چلتا رہا شعر خراب مجہکو کیا دلکی حرص نی ورنہ * فقیر تکیہ ہی
کا ہیکو یون اوٹہا کرتا * اور لومڑی نی ذراسی جنب کی مزی کی لئی اپنی
جان کا لالچ نکیا دیو دست لوہولہان وہ لڑتی جانورون کا لوہو چٹکا
دیکہہ کر چمچپہ ہو گئی جان رہی کہ جا بی آخر کو ایک ہی دہکی مین اوسکی
ہڈی پسلی چور چور ہو گئی اوسکا حال دیکہہ کر کچہہ جنیت ہوا کہ لالچ بری بلا ہے
شعر تو رشتہ عمر اپنی سی مانی جو میری بات * مت حرص ہوا باندہ کہ بوداہے
یہہ تاگا اور نائکہ نی تو اپنی سہلی کو بسنی کا برا چاہا تہا پر خدا کا تو اور چاہا ہا

تھا ایک تو سوتا موا برابر دوسری ہت والا اور ٹھہکا ٹھہک آدھی رات تھی کہ وہ
کٹنی زہر ہلاہل ایک چھوچھی مین بھر کر جم کی طرح اوسکی چھاتی پر آن بیٹھی اور ایک سرا
چھوچھی کا اپنی موہنھ مین پکڑا اور دوسرا سرا اوسکی نتھنی سی جوڑ کر چاہتی تھی کہ اوسکی
پھونک مین بچاری کو سوتی کا سوتا ہی رکھی پر مارنی والی سی جلانی والا بڑا
ہی اوسکی دماغ مین دھانس جاتی ہی اس زور سی ایک چھینک آئی کہ سارا
اوس چھوچھی کا زہر اولٹا اوسی کی حلق سی اوتر گیا آپ ہی آپ اوسجگہہ مرکر
رہ گئی اور گھر کا گھر پڑا سوتا رہا کوئی پانی چوانی کو بھی نہ پہونچا وہ اپنی نصیبون سی
بچ رہا تھین ناگہانی چکی تھی شعر تھی کو تھی اجل کیطرف سی ہی ورنہ وہ ملیک عمری
اسیر تھا زلف دراز کا ۔ اور ناین کی تو ناک ہی خیر گذری نہین جیسی تو جے
اپنی جورو کو مار دھاڑ کھنب سی باندہ آپ سو رہا تھا اور ناین یار کا سندیسا
اوسکی جورو پاس لائی تھی اور اوسکو یار پاس بھیج کر آپ کھنب سی بندہ رہی تھی
اور وہ جا کر وہین برہم رہی اور یہان موچی جاگا اور اوسنی جورو کو پکارا
اور یہہ نہ بولی ایک چپ رہنی پر تو اگلی نی ناک پر اپنی پھیری تھی کہین اوسوقت
ناین کو پہچانتا تو کیسی رخنی ڈھیلی کرتا تسمی کھینچ ڈالتا اور اندر ہی اندر قات
ٹھونک دیتا اور بہت خراب کرتا بگاڑ تو سب اپنا ہی جورو کو دوس دیکی
کہ ناحق جا نوروں کا شراب لیجیئی نسبتی گنہگار ہی نہ نائی تقصیر وار مصرع
برائی کر کی کسی نی بھلائی پائی ہی ۔ جو جو بوؤ کی سو سو اوچی گا مصرع پائی ات

سیل کہان سی جو کوئی بووی انڈ مبہ یہہ قصہ سنکر قاضی نی دانتون او نگلی کاٹی اور سننی والون کو عبرت ہوئی او سوقت گرو کا وہان آنا کیمیا ہوا ہہہ مثل اسواسطے

کہ ہر بات مین تأمل کرنا ضرور ہی الحمد للہ کہ یہہ قصہ مطبوعہ گرو اور چیلی کا مستنبط کتاب فوائد انتساب کلیلہ و دمنہ سی بیچ تاریخ بارہوین شہر ربیع الآخر سنہ ۱۲۶۱ ہجری کی حسن سعی کارپردازان مطبع مصطفائی محمد مصطفی خان ولد حاجی محمد روشن خان مرحوم سی محلہ محمود نگر واقع زیر اکبری دروازہ متصل محلات بیت السلطنۃ لکہنؤ مین بحلیہ طبع ہوا قطعہ تاریخ ریختۂ قلم جادو رقم سید ناصر علی نصیر

ہوگیا مطبوع اردو مین یہہ قصہ لاجواب
سب کی لب کو ندیکہا چپ یہہ بو مجہسی
کیا نصیر اوسکی خیال سال کا لکھون بیان
لکھہ گرو چیلی کا قصہ راحت افزای جہان
۱۲ ۶۱

۱۲۶۱ھ
۱۸/۴/۴